Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ ۱؍

یوم یک شنبہ ۲۰ جمادی الاول ۱۳۷۴ھ

جلد ۹/۴۴ * ۱۶ صلح ۱۳۳۴ ہش ۱۶ جنوری ۱۹۵۵ء * نمبر ۱۴

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۵ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ "نزلہ کی تکلیف ہے" — احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) کے ایڈیٹر مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی جن پر پچھلے دنوں فالج کا حملہ ہوا تھا میو ہسپتال میں زیر علاج رہنے کے بعد ربوہ واپس تشریف لا چکے ہیں۔ اگرچہ پہلے کی نسبت انہیں افاقہ ہے لیکن ابھی مکمل آرام نہیں ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

جلسہ سالانہ ۱۹۵۴ء کی مبارک تقریب میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایمان افروز تقریر

صدر انجمن احمدیہ اور ناظران سلسلہ کے متعلق جماعت اپنی ذمہ واری کو محسوس کرے

ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ کچھ نہ کچھ زائد آمد پیدا کر کے سلسلہ کی امداد میں حصہ لے

فرمودہ ۲۸ دسمبر ۱۹۵۴ء - بمقام ربوہ

قسط سوم

تقریر نویس :- مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

فرمایا:-

ایک بات میں کل یہ کہنی چاہتا تھا کہ جماعت اور باتوں میں تو بڑی بڑی ہوشیاریاں دکھاتی ہے۔ اور بڑی اپنی

عقلمندی پر فخر

کرتی ہے۔ اور اپنے کام کو لوگوں کے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن کبھی جماعت نے یہ بھی غور کیا کہ جماعت کے معنے ہوتے ہیں مرکز کے۔ کوئی جماعت بغیر مرکز کے نہیں ہو سکتی۔ اور مرکز کے معنے ہوتے ہیں وہ کارکن جو اسکو چلا رہے ہیں۔ میں نے مدت سے آپ لوگوں کو توجہ دلائی ہے۔ کبھی آپ نے دیکھا بھی کہ آپ کا مرکز ہے کیا؟ مرکز جماعت دو حصوں میں تقسیم ہے۔

ظاہری اور قانونی طور پر

ایک مذہبی حصہ ہے۔ اس کا ہیڈ خلیفہ ہے۔ یہ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ تم میں سے کسی کی رائے خلافت کے کام کے متعلق کیا ہو۔ پر یہ میں ضرور کہہ سکتا ہوں کہ میں اس کا دفاع کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہوں۔ دوسرا حصہ اس کا انتظامی ہے۔ اس کا تعلق صدر انجمن احمدیہ سے ہے وہ مجموعہ ہے کچھ ناظروں کا۔ اگر وہ ناظر کسی کام کے ہوں تو کام چلتا رہے گا۔ اگر ناظر کسی کام کے نہ ہوں۔ تو وہ کام خراب ہو جائیگا میں یہ غلطی دیکھتا ہوں جماعت میں۔ کہ وہی پرانی

پیر پرستی

اب تک چلی آ رہی ہے۔ ہم نے پیر پرستی کو دور بھی کیا۔ لوگوں کو آزاد بھی کیا۔ مگر پھر بھی وہ ایسی حاوی ہے کہ وہ جو پیر پرست نہیں۔ وہ ان پر بھی حاوی ہے۔ اور جو پیر پرست ہیں وہ ان پر بھی حاوی ہے۔ پیر پرستوں پر تو ایسی حاوی ہے کہ لوگ مجھے ملنے آتے ہیں سلام کرتے ہیں تو کئی سامنے سر جھکا دیتے ہیں۔ وہ بےچارے تو سجدہ نہیں سمجھتے۔ لیکن سر جھکا دیتے ہیں۔ اور پیر پرستی پیر پرستی کے مخالفوں پر بھی اتنی حاوی ہے۔ کہ کئی لوگ آتے ہیں وہ بےچارے ہاتھ پکڑ کر اس کو چومنا چاہتے ہیں تو پاس بیٹھا ہوا آدمی کہتا ہے نہیں نہیں سجدہ منع ہے۔ اس کے دماغ پر پیر پرستی اتنی حاوی ہوتی ہے کہ سجدہ ملاقات کرنے والے کے وہم میں بھی نہیں ہوتا۔ اور یہ صاحب یونہی ہاتھ بڑھا کے کہتے ہیں کہ نہیں نہیں یہ منع ہے۔ حالانکہ وہ ممنوع کام کر ہی نہیں رہا ہوتا۔

اسی طرح یہ عادت پڑ گئی ہے کہ جو شخص دوسرے کو ملتا ہے کہتا ہے جی دعا کریں۔ اور درحقیقت اس کے دل میں

دعا کا جوش

اتنا ہوتا ہی نہیں نہ اس کا مطلب ہوتا ہے کہ دعا کریں۔ یہ رواج اتنا ہو گیا ہے کہ کئی غیر احمدی جن کی کبھی میں نے شکل ہی نہیں دیکھی۔ فرض کرو وہ کبھی ملنے آ گئے۔ اور بات شروع ہو گئی۔ انہوں نے کہا پہلے میں یہ ہوتا تھا۔ فرض کرو وہ ای۔ اے سی تھا۔ جب وہ مجھے کبھی ملا تھا۔ یا میں نے سنا تھا۔ تو میں نے کہا سنا ہے آپ ڈپٹی کمشنر ہو گئے ہیں۔ کہیں گے ہاں آپ کی دعا کے طفیل ڈپٹی کمشنر ہو گئے ہیں۔ بندۂ خدا نہ تم نے میری شکل دیکھی نہ میں نے تمہارا نام سنا۔ نہ میں نے کبھی تمہارے لئے دعا کی۔ میری کس دعا کے طفیل تم کہاں ڈپٹی کمشنر بن گئے۔ تو صرف عادت پڑی ہوئی ہے۔ کوئی تعلق ہی نہیں ہوتا۔ اور کہہ دیتے ہیں دعا کریں۔ اور کہہ دیتے ہیں آپ کی دعا کے طفیل یہ ہوا ہے۔ حالانکہ نہ دعا اس نے کروائی۔ نہ اس نے کی۔ صرف ایسا کہنا ایک عادت ہے۔ تو

عادت کے طور پر

بعض خیالات لوگوں پر غالب آ جاتے ہیں۔ اور وہ ان کے ماتحت چلتے ہیں۔ مثلاً کوئی بزرگ ہو وہ کہیں گے سب کچھ تمہارے ہی اختیار میں ہے۔ کوئی معاملہ ہو احمدی میرے پاس آ جائیں گے۔ اور مجھ سے وہ کام کرنے کا مطالبہ کریں گے۔ مثلاً آئیں گے اور کہیں گے میرا لڑکا داخل ہونا ہے۔ میں جواب دونگا کہ ہیڈ ماسٹر سے کہیں مگر وہ جھٹ بول دیں گے۔ نہیں جی آپ کے اختیار میں ہے۔ آپ نے ہی جو کرنا ہے کرنا ہے۔ گویا ہیڈ ماسٹر بھی میں ہوں۔ اسی طرح کوئی کلرک ہے تو میرے پاس آ جاتا ہے۔ میں پوچھتا ہوں کیا ہے۔ کہتا ہے نظارت سے کہیں مجھے کلرک لے لیں۔ میں جواب دیتا ہوں۔ آپ انجمن سے کہیں۔ وہ تمہارا انٹرویو کرے گی پھر وہ مختلف امیدواروں میں سے کسی کا انتخاب کرے گی۔ مگر اس کا اصرار ہوگا۔ کہ حضور حکم دے دیں سب کچھ آپ کا ہے۔

انجمن کے ساتھ کوئی مالی جھگڑا ہو تو ان کو میں کہتا ہوں جاؤ ناظروں سے فیصلہ کرو۔ کہیں گے نہیں جی سب چیز آپ کے ہاتھ میں ہے۔ ناظروں کا کیا تعلق ہے غرض وہ

سارے کے سارے کاموں میں

مجھے یہ سمجھتے ہیں کہ یہ گویا قادر المطلق ہے۔ شاید خدا تعالیٰ کو بھی اتنا قادر نہیں سمجھتے جتنا وہ مجھے سمجھتے ہیں۔ اور یہ بات آج تک قائم ہے۔ کہہ کہہ کے تھک گئے۔ میاں یہ معاملات جن کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ اسی سے جا کر کہو۔ لیکن وہ یہی کہیں گے۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی۔

کہ خلیفہ ہی سب کچھ کرے۔ اور پھر یہ مرض بڑھتی چلی جاتی ہے۔ پہلے تو یہ کہتے تھے۔ کہ بچوں کا نام خلیفہ سے رکھوانا ہے۔ ہم ان کے بھرے میں آ گئے۔ اور نام رکھنے شروع کر دیئے۔ پھر انہوں نے آگے قدم اٹھایا اور اذان دلوانے نکاح پڑھوانے بسم اللہ کروانے کی خواہش کی۔ کوئی ایک دو ہوں تو انسان یہ کام کرے۔ درجنوں اور سینکڑوں کی اس خواہش کو کس طرح پورا کرے۔ اس کے بعد اور ترقی ہوئی۔ تو یہ درخواست شروع ہوئی۔ کہ مکان کا نام رکھ دیں۔ دوکان کا نام رکھ دیں۔ پھر اس سے ترقی کی۔ اور سکول کالج والوں نے ہر کھیل میں شمولیت کی درخواست شروع کر دی۔ کہ برکت ہوگی۔ ہر دعوت ولیمہ اور دعوت خوشی میں مدعو کرنا شروع کر دیا۔ کوئی نہیں سوچتا کہ ایک خلیفہ تو یہ سارے کام بھی نہیں کر سکتا۔

سلسلہ کے متعلق کام

تو الگ رہے۔ تصانیف اور دفتری کام تو الگ رہے۔ مگر کہتے چلے جاؤ۔ کوئی اس بات کو نہیں مانتا۔ یہ عادت دور ہونی چاہیئے۔ آپ لوگوں کو اپنے دماغوں کی تربیت کرنی چاہیئے۔ ایک آدمی ایک آدمی کا ہی کام کر سکتا ہے۔ یہ بے شک ہو سکتا ہے کہ ایک آدمی میں کام کی قابلیت دوسروں سے زیادہ ہو۔ تم اس سے یہ امید تو رکھتے ہو۔ کہ وہ عام آدمی سے زیادہ کام کر سکتا ہے۔ مگر یہ نہیں کہ ایک آدمی سے

انسانی طاقت سے زیادہ کام

کی امید کرو۔ اس سے زیادہ اگر آپ لوگ امید کریں گے۔ تو نتیجہ یہ ہوگا کہ یا آپ کو ٹھوکر لگے گی۔ یا وہ مرے گا۔ جس کے سر پر اتنا بوجھ ڈالو گے۔ جس کو وہ اٹھا نہیں سکتا۔ وہ آخر ختم ہو جائے گا۔ اور یا یہ ہے کہ آپ کو ٹھوکر لگے گی۔ ہر شخص اگر آ کر بیٹھ جائے۔ کہ یہ میرا کام ہو جائے۔ یہ میرا کام ہو جائے۔ تو نتیجہ اس کا یہی نکلے گا۔ کہ وہ ایک دن گر جائیگا۔ اور ختم ہو جائے گا۔ تو یہ امید مت کریں۔ کہ آپ کے دنیوی انتظام بھی خلیفہ کرے۔ اور آپ کے دینی انتظام بھی خلیفہ کرے۔ دنیوی کاموں کے لئے آپ کو بہر حال انجمن پر انحصار کرنا پڑیگا یہ بے شک ٹھیک ہے۔ کہ وہ

خلیفہ کے تابع ہیں

جب لوگوں نے اعتراض کیا ہم نے کہا۔ نہیں انجمن خلیفہ کے تابع ہے پس یہ ٹھیک ہے۔ کہ وہ خلیفہ کے تابع ہیں۔ لیکن اس لحاظ سے وہ تابع ہیں۔ کہ آپ لوگ جو چندہ دیتے ہیں میرے مرید ہیں۔ ورنہ میں انجمن کا ممبر نہیں۔ مجھے انجمن پر

قانونی کوئی اختیار نہیں۔ پر مجھ سے ڈر کر اگر انجمن میری بات مانتی ہے۔ تو باپ کی بیٹے مانا ہی کرتے ہیں۔ وہ یہ جانتے ہیں کہ اگر انہوں نے میری بات نہ مانی (یعنی میں جب دخل دوں اور وہ نہ مانیں) تو میں اپنے مریدوں سے کہوں گا۔ کہ ان کو چندہ نہ دو۔ دیکھو تو اس دن انجمن سیدھی ہو جاتی ہے کہ نہیں لیکن جہاں تک

انتظام اور قانون کا سوال

ہے میرا کوئی دخل نہیں۔ وہ انہی کو کرنا پڑے گا۔ اور یہ جو بات ہے۔ کہ میں کہوں چندہ روک دو۔ یہ تو کسی اہم بات پر کروں گا۔ یہ تو نہیں کہ فلاں کلرک کی ترقی نہیں کی۔ چندہ روک دو۔ لوگ مجھے کیا سمجھیں گے۔ آخر وہ ایسا ہی کام ہوگا۔ جس کو میں دنیا کے سامنے دھڑلّے سے پیش کر سکوں۔ کہ یہ اسلام کو تباہ کرنے لگے تھے۔ اس لئے میں نے روک دیا۔ ورنہ اگر لوگوں کو یہ نظر آئیگا۔ کہ نہایت ہی ذلیل اور حقیر بات کے اوپر میں نے انہیں دھمکی دی ہے۔ اور میں نے ان کو کہا ہے۔ کہ میں اپنی جماعت کو کہتا ہوں۔ کہ چندہ نہ دو۔ تو سارے مجھے بیوقوف سمجھیں گے۔ اور ان کے ساتھ ہمدردی کریں گے۔ تو جہاں تک

قانونی سوال

ہے۔ اور جہاں تک دنیوی اختیارات کا سوال ہے۔ انجمن نے کام کرنا ہے۔ اگر انجمن صحیح ہاتھوں میں نہیں ہوگی۔ تو آپ کا کام یقیناً خراب ہوگا۔ لیکن اس وقت انجمن کے عہدے دیکھو۔

ناظر اعلیٰ ۔ پنشنر

ناظر امور عامہ۔ پنشنر۔

ناظر تعلیم ۔ پنشنر۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ پنشنر۔

ناظر بیت المال۔ پنشنر۔

ناظر امور خارجہ ۔ پنشنر۔

یہ تمہارے چھ عہدے ہیں اور چھ پر ہی پنشنر ہیں۔ ایک عہدے کو تو ابھی انہوں نے تنگ آ کر چھوڑا ہے۔ خان صاحب یہاں بیٹھے ہوئے ہیں کام کرنے کا ان کے اندر جوش تھا۔ فالج ان کی ایک سائڈ پر گرا ہوا ہے۔ اب دوسرے ہاتھ پر بھی ہوا ہے۔ دو آدمیوں کے سہارے ان کو پکڑے پکڑے کرسی پر آ کر بیٹھتے تھے۔ اور اسی طرح جاتے تھے بھلا اسی طرح کوئی کام ہو سکتا ہے۔ مجھ سے ملنے آتے تھے۔ تو ان کی اس تکلیف کو دیکھ کے مجھ سے برداشت نہیں ہوتی تھی۔ اور میں ہمیشہ انہیں کہتا۔ کہ آپ نیچے آ کر اطلاع دے دیا کریں۔ بلکہ بہتر ہے کہ اپنے نائب کو میرے پاس بھیج دیا کریں۔ مگر وہ اپنے شوق میں آ جاتے تھے۔ لیکن مجھے ان سے بات کرنا ایک مصیبت معلوم ہوتا تھا۔ دل میں خیال آتا تھا۔ کہ کتنی تکلیف اٹھا کر یہ کام کرتے ہیں۔ تم کہو گے کیوں رکھا ہوا ہے ایسے آدمی کو۔ میں پوچھوں گا کونسے آدمی تم نے مجھے دیئے ہیں۔ کہ میں ان کو رکھتا۔ آخر یہ تو نہیں کہ میں نے مٹی سے آدمی بنانے

ہیں۔ اور عیسیٰ علیہ السلام کی طرح ان کے ناک میں پھونکنا ہے۔ تو وہ زندہ ہو کر آدمی بن جائیں گے۔ بہر حال عیسیٰ علیہ السلام

خدا کے نبی

تھے۔ ان کے متعلق بھی یہی کہا جاتا ہے۔ کہ چمگادڑ بناتے تھے۔ تو چمگادڑوں نے تو نظارتیں کرنی نہیں۔ اگر عیسیٰ علیہ السلام والی خیالی اور وہمی طاقت بھی مجھے مل جائے۔ تو میں چمگادڑ ہی بناؤں گا۔ آدمی نہیں بناؤں گا۔ اور چمگادڑوں نے تمہارا کیا کام کرنا ہے۔ آدمی تو تم ہی نے دینے ہیں۔ لیکن یہاں تو یہ حالت ہے کہ ؎

ہر کسے در کارِ خود با دینِ احمد کار نیست

ہر شخص یہی کہتا ہے۔ کہ میں باہر جاؤں گا۔ اور ہر شخص یہ سمجھتا ہے۔ کہ شاید اگلا پرائم منسٹر میں نے ہی یہاں ہونا ہے۔ یا اگلا گورنر جنرل میں نے ہی بننا ہے۔ یا شاید بعض لوگ دل میں یہ غصہ رکھتے ہوں۔ کہ ہمارے گورنر جنرل استعفیٰ کیوں نہیں دیتے۔ تا کہ میرا موقعہ آئے۔ ہمارا پرائم منسٹر الگ کیوں نہیں ہوتا۔ کہ میں آگے آؤں۔ چاہے وہ ساری عمر ہیڈ کلرک بننے کے بھی قابل نہ رہا ہو۔ لیکن امید یہی وہ کرتا ہے۔ کہ میں ملک کا وزیر اعظم بنوں گا۔ اور میں ملک کا گورنر جنرل بنوں گا۔ اور میں کمانڈر انچیف بنوں گا۔ اور اگر میں یہاں گیا۔ تو زیادہ سے زیادہ مجھے تین چار سو مل جائے گا۔ یہ کونسی بات ہے۔ اگر اس طرح نوجوان پیچھے ہٹیں گے۔ تو تم سمجھ سکتے ہو۔ کہ کبھی تمہاری جماعت کی تنظیم ہو ہی نہیں سکتی۔ یہ بڈھے کب تک کام چلائیں گے۔ پھر اگر بڈھوں نے ہی آنا ہے۔ تو یہ بڈھے جائیں گے۔ تو ایک اور بڈھا آ جائے گا۔ ممکن ہے ساٹھ سال والے کو ہم نکالیں تو چھیاسٹھ سال والا آ جائے۔ چھیاسٹھ والا نکالیں تو ستّر والا آ جائے۔ ستر والا نکالیں۔ تو اسّی والا آ جائے۔ پھر یہ ہو کہ روزانہ بازار میں اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ناظر صاحب نے دفتر جانا ہے۔ ذرا چار آدمی چارپائی اٹھانے کے لئے چاہئیں۔ انہوں نے دفتر جا کر کام کرنا ہے۔ جب تک نوجوان آگے نہیں آئیں گے۔ یہ کام کس طرح ہوگا۔ یہی حال وکالتوں کا ہے۔ وکالتوں میں ذرا حالت نسبتاً اچھی ہے۔ وکیل الاعلیٰ پنشنر ہیں۔ وکیل المال بھی پنشنر ہیں۔ لیکن باقی وکالتیں

نوجوانوں کے ہاتھ میں

ہیں۔ لیکن اب وہاں بھی دقت ہو رہی ہے۔ کہ وقف کرنے والوں کی تعداد کم ہوتی جا رہی ہے۔ جلسہ پر بہت سے لوگوں نے کہا ہے کہ یہ تو حضور ہی کا بچہ ہے۔ ہم نے وقف کیا ہے۔ مگر میں کیا خوش ہوتا۔ جتنے وقف شدہ بچے میرے سامنے پیش ہوئے۔ چار چار سال کے تھے۔ تو کون پچیس سال تک زندہ رہے۔ اور ان کا انتظار کرے۔

کہ یہ آ کے کام سنبھالیں گے۔ پچیس [25] سال کے بعد تو وہ کام کے قابل ہوں گے۔ پھر کم سے کم بیس سال ان کو تجربہ کے لئے چاہئیں۔ آدمی پینتالیس سال میں ہی جا کر وکیل بن سکتا ہے۔ کسی شاعر نے کہا ہے۔ ؎

کون جیتا ہے تری زلف کے سر ہونے تک

ان لوگوں کے وکیل بننے کے قابل ہونے تک کس نے زندہ رہنا ہے۔ اور کس نے ان کا کام دیکھنا ہے۔

تو جماعت کو چاہیئے۔ کہ اس طرف توجہ کرے۔ ایک تو یہ کہ وہ اپنے اندر احساس پیدا کرے۔ اب تک کبھی جماعت نے احساس نہیں کیا۔ کہ آخر ہم اتنا روپیہ جو خرچ کرتے ہیں ان سے پوچھیں تو سہی یہ کام کیا کرتے ہیں۔ کام سوائے خط و کتابت کے اور کوئی نہیں ہوتا۔ ابھی میں نے اختر صاحب کو رکھا ہے۔ ایک نیا نام ان کے لئے تجویز کیا گیا ہے۔ دیکھیئے وہ بیل منڈھے چڑھتی ہے کہ نہیں۔ ناظر الدیوان ان کا عہدہ مقرر کیا گیا ہے۔ یعنی وہ ناظروں کے کام کو چیک کریں گے۔ ان کو میں نے کہا۔ ذرا معائنہ کرو اور دیکھو کہ نظارت امور عامہ کیوں بنائی گئی تھی۔ اور آیا جس غرض کے لئے امور عامہ کی نظارت بنائی گئی تھی۔ اس کا کوئی کام انہوں نے کیا۔ نظارت اعلیٰ کیوں بنائی گئی تھی۔

نظارت اعلیٰ کے فرائض

میں سے ہے کہ ساری نظارتوں کو چیک کرے۔ اور ہر تیسرے مہینے ہر نظارت کا وہ معائنہ کرے۔ لیکن واقعہ یہ ہے۔ کہ ہر تیسرے مہینے چیک کرنا تو بڑی بات ہے۔ ہر سال میں بھی اگر ثابت ہو جائے۔ ہر دو سال کے بعد بھی ثابت ہو جائے۔ ہر پانچ سال کے بعد بھی ثابت ہو جائے۔ ہر دس سال کے بعد بھی ثابت ہو جائے۔ تو سجدۂ شکر بجا لاؤ۔ کیونکہ میرا علم یہ ہے۔ کہ پچھلے چالیس سال میں انہوں نے کبھی کوئی معائنہ نہیں کیا۔ جہاں افسروں کا یہ حال ہو۔ کہ وہ معائنہ ہی نہیں کرتے اپنے ماتحت دفتروں کا۔ تو ماتحت دفتر کہہ دیتے ہیں

"تور اشنان سو مور اشنان"

وہ اگلے کو کہہ دیتا ہے۔ "تور اشنان سو مور اشنان" آخر ہوتے ہوتے کلرکوں تک بات آ جاتی ہے۔ باقی سارے کے سارے افیون کھا کر سوتے ہیں۔ اور تم بڑے خوش ہو۔ کہ ہم نے خلیفہ جو مان لیا ہے۔ بس جو خلیفہ مان لیا ہے۔ اب وہی کرے۔

خلیفہ انسان ہے

آخر کیا چیز ہے۔ کونسی صورت ہے اس کے لئے کہ وہ ہر ایک معاملہ میں دخل دے۔ اور ہر ایک معاملہ میں سوچے۔ پھر دوسرے یہ کہ اس کا دخل دینا مناسب بھی نہیں۔ ہر

دنیوی کام میں

اگر وہ دخل دینے لگ جائے۔ تو پھر قوم میں جو

تربیت اور تنظیم

پیدا ہوتی ہے وہ ختم ہو جائے، کیونکہ ہم یہ تو امید نہیں کر سکتے کہ ہمیشہ ہی تم کو ایسے خلفاء ملتے رہیں گے۔ جو تنظیمی قابلیت بھی اپنے اندر رکھتے ہوں گے۔ ہو سکتا ہے کہ ایک وقت میں محض مذہبی حیثیت کا آدمی تمہیں مل جائے۔ کیونکہ یہی اس کا اصل کام ہے۔ تو پھر اگر تم نے ایک عہدیدار پر انحصار رکھا ہے۔ اور عہدیدار بھی ایسا جس کو ہٹانے کا بھی تم کو اختیار نہیں۔ تو پھر تو تمہارا بیڑا غرق ہوا۔ کیونکہ ایسے آدمی پر تم نے

کام کا انحصار

رکھا جس کو تم ہٹا سکتے نہیں اور یہ کام اس کا ہے نہیں۔ اور سمجھ تم یہ رہے ہو کہ وہ کرے اور وہ کر سکتا نہیں۔ تو پھر اس سے زیادہ تمہاری تباہی کی یقینی خبر اور کیا ہوگی۔

پس نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ ادھر آنے کی کوشش کریں۔ اور کم سے کم جب تک نئے نہ آئیں۔ اس وقت تک پنشنر ہی آتے رہیں۔ ۵۵ سال پر پنشن مل جاتی ہے دو چار پانچ سال

سلسلہ کی خدمت

کرلیں ؛

ایک بات میں بھول گیا تھا۔ وہ اختر صاحب نے شکر ہے یاد دلا دی۔ یہ بات میں نے ان کے ذمہ لگائی تھی۔ اور ان کو کہا تھا کہ تقریر کے وقت یاد دلا دیں شکر ہے کہ انہوں نے تقریر ختم ہونے سے پہلے یاد دلا دیا۔ انہوں نے جب سنا کہ میں ناظر الدیوان ہوں تو انہوں نے خیال کیا کہ یہ کام مجھے کر دینا چاہیئے ؛

میں نے پچھلے سال تحریک کی تھی کہ لوگ اپنی زائد آمد پیدا کر کے سلسلہ کے لئے دیں تاکہ ان پر بھی بوجھ نہ ہو۔ اور

سلسلہ کی مشکلات

جو تبلیغ اسلام کی ہیں وہ دور ہوں۔ اور ان میں امداد ملے۔ ایک دوست عبدالعزیز صاحب مغلپورہ گنج کے ہیں۔ انہوں نے تیس روپے کل مجھے دیئے ہیں۔ اور کہا ہے کہ یہ میں نے آپ کے اس کہنے کے مطابق زائد کام کر کے آمد پیدا کی ہے۔ جو میں چندہ کے طور پر پیش کرتا ہوں ؛

ایک اور دوست نے اسی طرح کہا ہے کہ آپ نے زائد کام کر کے آمد پیدا کرنے کے لئے کہا تھا۔ میں نے اس کے لئے زائد کام کیا۔ اور

خدا تعالیٰ کے فضل سے

مجھے ۱۹۵ روپے ملے ہیں۔ وہ ۱۹۵ روپے میں سلسلہ کی خدمت کے لئے اور اس کی اشاعت کے لئے پیش کرتا ہوں۔ میں نے چونکہ خواب میں دیکھا تھا کہ میں آپ کو خود دے رہا ہوں۔ اس لئے میں یہ رقم پیش کرتا ہوں۔

محمد خان ولد چوہدری نواب خان صاحب سعود آباد ضلع شیخوپورہ

جلسہ پر کوئی چالیس ہزار

آدمی بیٹھا تھا۔ اس میں سے چلو دو کو تو توفیق مل گئی۔ ممکن ہے بعض اور نے بھی روپے بھیجے ہوں۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ میں زیادہ ملامت بھی نہیں کر سکتا۔ میں سارا سال یہی سوچتا رہا ہوں۔ لیکن مجھے کوئی

زائد کام کرنا

سمجھ میں نہیں آیا۔ کئی کئی طریق سوچے۔ کبھی یہ سوچا کہ کوئی دوائی اپنے ہاتھ سے کوٹ کاٹ کے بنائیں۔ اور اس کا اشتہار دے دیں۔ کبھی کوئی اور تجویز سوچی بہر حال اب تک کسی چیز پر تسلی نہیں ہوئی۔ مگر میں ابھی سوچ رہا ہوں کہ کوئی نہ کوئی کام ایسا کروں جس سے زائد آمد پیدا ہو ؛

اب میں حسب دستور سابق ایک علمی مضمون جس کو پہلے سے میں نے شروع کیا ہوا ہے۔ اس کا ایک حصہ آج بیان کرتا ہوں۔ یہ میرا

سیر روحانی کا مضمون

ہے۔ اس کے تین لیکچر شائع ہو گئے ہیں۔ اور آپ لوگوں میں سے بعض نے وہ کتاب خریدی ہوگی۔ اور دیکھی ہوگی۔ دوسری جلد اس کی انشاء اللہ اگلے سال میں شائع ہو جائے گی۔ ہاں یہ بھی میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ قرآن شریف کی انگریزی تفسیر کا اگلا حصہ چھپ رہا ہے۔ اس کا خلاصہ مضمون نکال کر میں ان کو ترجمہ کرنے کے لئے دے رہا ہوں۔ اور غالباً اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو میں اگلے سال کے شروع میں اس کو ختم کر دوں گا پھر وہ میرے پہلے نوٹ نکال کر نوٹ لکھ دیں گے اور اگلے سال انشاء اللہ تعالیٰ تیسری جلد اس کی شائع ہو جائے گی۔

اردو کی جلد بھی جو آخری سیپارہ کی باقی ہے انشاء اللہ تعالیٰ شروع سال میں شائع ہو جائے گی ؛

احباب اس کارِ خیر میں اعانت فرمائیں

ربوہ کے ماحول کی جماعتوں کی تلقین و تربیت کے لئے ضروری سمجھا گیا ہے کہ کوئی پوزیشن علم اور تجربہ والا آدمی علاقہ کی جماعتوں کا باقاعدہ دورہ کرتا رہے۔ اور تعلقات اور واقفیت پیدا کر کے اپنے اثر و رسوخ سے کام لے۔ اس کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے چوہدری فتح محمد صاحب سیال کو مقرر فرمایا ہے۔ اور چونکہ انہیں اس کام میں کار کے بغیر کامیابی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے انہیں چندہ جمع کر کے کار خریدنے کی اجازت بھی دے دی گئی ہے۔ قادیان میں بھی چوہدری صاحب کے سپرد یہ کام تھا۔ اور بفضلہ تعالیٰ مفید اور اچھے نتائج برآمد ہوئے تھے۔ اس لئے امید کی جاتی ہے کہ مخیر احباب حسب سابق اس کارِ خیر میں ان کی اعانت کریں گے۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۶ صلح ۱۳۳۴ھش

پاکستان کی قدرتی پیداوار

گورنر سرحد خان قربان علی خاں نے پشاور یونیورسٹی میں اقتصادی کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے ملک میں غربت و افلاس دور کرنے کے لئے موثر اور بروقت منصوبہ بندی کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا۔ کہ کوئی بھی ملک عوام کا معیار زندگی بلند کئے بغیر مادی اور روحانی برکات حاصل نہیں کر سکتا۔ آپ نے فرمایا:۔

"غربت اور افلاس ہی ہمارا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ کیونکہ اس کی وجہ سے متعدد دوسری خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ملک اور قوم کی حیثیت سے پاکستان واقعی پسماندہ ہے۔ لیکن اس کے قدرتی ذرائع بڑے وسیع ہیں۔ اگر ان کو بروئے کار لایا جائے۔ تو بڑے اچھے نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔"

اس میں کوئی شک نہیں کہ پاکستان میں پیداوار کے قدرتی ذرائع موجود ہیں۔ مگر ہم ان سے خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھا رہے جس کی وجہ سے ہمارے ملک میں دوسرے خاصکر مغربی ممالک کی نسبت غربت اور افلاس بہت زیادہ ہے۔

ان قدرتی خزانوں کو بروئے کار لانے کے لئے حکومت ہی منصوبہ بندی کر سکتی ہے۔ لیکن جب تک ملک کے لوگ بھی سستی اور کاہلی نہ چھوڑیں۔ حکومت کی منصوبہ بندیاں بھی بہتر نتائج پیدا نہیں کر سکتیں۔

ہمارا ملک ایک زراعتی ملک سمجھا جاتا ہے مگر اس کے باوجود ہمیں گذشتہ سالوں میں امریکہ سے گندم بطور خیرات کے لینی پڑی۔ اناج کی قحط سالی یہاں اسی وجہ سے ہوئی کہ بہت سا علاقہ یا تو کاشت کے پڑی رہی ہے۔ قحط کے بعض وقتی اسباب بھی تھے۔ مثلاً بارش نہیں ہوئی تھی اور نہروں کا پانی کم ہو گیا تھا۔ مگر ہم نے سستی اور کاہلی کی وجہ سے اس طرف شروع میں زیادہ توجہ نہ دی۔ اگر پاکستان بننے کے ساتھ ہی ہم آبپاشی کے ذرائع وسیع کرنے شروع کر دیتے تو یقیناً ہمیں ان مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔

اسی طرح ہم نے دوسری قدرتی پیداوار کی طرف بھی ابھی کماحقہ توجہ نہیں دی۔ اور ملک کی دولت بڑھانے کے لئے کوئی کوشش نہیں کی۔ اور بہت سا وقت یونہی گذار دیا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ اب وقت ضائع نہ کریں۔ اور اپنے ملک کی قدرتی پیداوار سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی طرف توجہ دیں۔ اور حکومت کو چاہیئے کہ وہ جلد سے جلد نہ صرف قدرتی ذرائع سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے لئے منصوبے بنائے۔ بلکہ ایسے منصوبوں کو جلد سے جلد جامہ عمل پہنانے کی تدابیر پر بھی غور کرے ؛

رواں ز تلخی کامم ہزار چشمۂ نوش

— از محترم سید ابوالحسن صاحب قدسی —

دلم ز تابِ مئے آرزو بود در جوش ۔۔۔ ترانہ ہائے من آوردہ بزم را بخروش

نوید خضر بردیم درِ بہشت کشود ۔۔۔ بگلستانِ تسلی رہم نمود سروش

بچشم کم منگر زحمتِ جیاتم را ۔۔۔ رواں ز تلخی کامم ہزار چشمۂ نوش

ز جوئے شیر کنم شامِ تیرہ را روشن ۔۔۔ مرا چہ کار ز ساقی و بانگِ نوشا نوش

چہ گویم از ستم روزگارِ دوں پرور ۔۔۔ سپردہ خاتمِ جم را بدیوِ عشوہ فروش

کشید بادۂ گلفام شیخ و با من گفت ۔۔۔ کہ پندِ من شنو و در طریقِ تقوےٰ کوش

ز بزمِ عیش بروں آ ز غمگساری کوش ۔۔۔ ستم کشانِ بلا را بگیر در آغوش

بفکرِ راحتِ منزل چرا شوی خورسند ۔۔۔ کہ مردِ راہ کشد بارِ دیگراں بر دوش

چو رازِ عشق نہاں داشت شمع فروزاں ۔۔۔ چہ سوز ہاست بجانش ولے زباں خاموش

بگیر دامنِ پاکاں کہ کیمیا سازند

بیک نگاہ ترا باز آورند بہوش

انڈونیشیا میں احمدیت کا نفوذ

مخالفت اور اللہ تعالیٰ کے نشانات، جدوجہد آزادی اور عیسائیت کا مقابلہ کرنے میں ہمارا حصّہ

مندرجہ بالا موضوع پر ۷ جنوری ۱۹۵۵ء کو بعد نماز جمعہ مسجد مبارک ربوہ میں مکرم مولوی عبدالواحد صاحب سماٹری مولوی فاضل نے جو تقریر فرمائی تھی اسے افادہ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:

احمدیت کا تعارف ہونے سے قبل بھی خدا کے فضل سے انڈونیشین قوم دین و عبادت کی طرف راغب رہی ہے۔ چنانچہ کئی صدیوں سے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں لوگ حج کے لئے جاتے ہیں اور اکثر نوجوان عربی علوم کے حصول کے لئے مکہ و مدینہ اور مصر و بلاد عربیہ میں تعلیم پاتے رہے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ انڈونیشیا کے مختلف جزائر میں خصوصاً ساحلی علاقوں میں ہزاروں کی تعداد میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو عربی بول سکتے ہیں۔

قبول احمدیت کی ابتداء

اسی شوق کی بناء پر ۱۹۲۴ء کے شروع میں سماٹرا کے کچھ طالبعلم لکھنؤ پہنچے وہاں دو تین ماہ رہ کر لوگوں کی مشرکانہ رسوم اور قبر پرستی وغیرہ دیکھ کر دل برداشتہ ہو گئے اور لاہور چلے آئے۔ وہاں احمدیہ بلڈنگ میں ٹھہر کر انہوں نے تعلیم شروع کی۔ تھوڑے عرصہ کے بعد وہاں کے ایک استاد نے بتایا کہ اگر آپ لوگ واقعی دینی اور روحانی علوم سیکھنا چاہتے ہیں تو قادیان جائیں جو امام مہدی علیہ السلام کی جائے پیدائش ہے۔ چنانچہ وہ طلباء قادیان پہنچے اور تحقیقات کے بعد انہوں نے احمدیت کی صداقت کو قبول کر لیا۔ اور اپنے ملک میں اپنے دوستوں اور عزیزوں کو احمدیت کی اطلاع دی۔ اس کے بعد انڈونیشیا سے کئی گروپ برائے تحصیل علم وقتاً فوقتاً قادیان آتے رہے۔

انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کے پہلے مبلغ

اگست ۱۹۲۵ء میں حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم جناب مولوی رحمت علی صاحب کو سماٹرا کیلئے مبلغ مقرر فرمایا۔ چنانچہ ۲ اکتوبر ۱۹۲۵ء کو مولوی صاحب موصوف شہر تاپاتوان میں پہنچ گئے تاپاتوان کا شہر جو شمالی سماٹرا میں واقع ہے۔ اس کے معنی ہیں قدم صاحب یا بزرگ انسان کا قدم۔ پرانی روایات میں بیان کیا گیا ہے کہ اس جگہ پر ایک بزرگ نے ایک بڑے اژدہا کو قتل کیا تھا۔ اور اس مقابلہ میں اژدہا نے اس کی پگڑی سمندر میں گرا دی۔ اب احمدیت کے پہنچنے سے ہم پر یہ راز کھلا کہ دجالی اژدہا کو قتل کرنے والا بزرگ سب سے پہلے تاپاتوان کے شہر میں ہی قدم رکھے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ احمدیت کا سب سے پہلا مبلغ اسی شہر میں آیا۔

تاپاتوان شہر کے چند طلباء جو قادیان میں تعلیم پا رہے تھے۔ انہوں نے مکرم مولوی صاحب کے پہنچنے کے متعلق اطلاع دی۔ ان کے متعلقین سے مجھے بھی خبر ملی۔ اس وقت میں اسلامیہ سکول کا ایک نوجوان طالب علم تھا۔ میں بھی شوق سے اسلامی مبلغ کے استقبال کے لئے بندرگاہ پر گیا۔ مولوی صاحب موصوف اس وقت بہت تھوڑی انڈونیشین زبان بول سکتے تھے اس لئے میں نے ان سے عربی میں گفتگو کی۔ چنانچہ اس پہلی رات بہت بڑے مجمع کے سامنے جناب مولوی صاحب موصوف عربی میں تقریر کرتے رہے اور میں ترجمانی کرتا رہا۔ دو مہینہ کے عرصہ میں چالیس پچاس احباب نے احمدیت قبول کی۔ ان ابتدائی احمدیوں میں سے میں بھی تھا۔ اس وقت میری عمر انیس سال کی تھی۔ اتفاق کی بات ہے کہ ان دنوں تاپاتوان کے نزدیک ہی ایک جگہ آچے قوم نے غیر ملکی گورنمنٹ کے خلاف بغاوت شروع کر رکھی تھی۔ اور اس طرف مکرم مولوی صاحب نے امام مہدی علیہ السلام کی آمد کی خوشخبری دینی شروع کی ہوئی تھی۔ اور دن رات لوگ کثرت سے آپ کی باتیں سننے کے لئے حاضر ہوتے رہتے تھے۔ گورنمنٹ کو خطرہ پیدا ہو گیا کہ یہاں کے جوشیلے مسلمان کبھی مجتمع ہو کر گورنمنٹ کے خلاف کھڑے نہ ہو جائیں چنانچہ مکرم مولوی صاحب موصوف کو تین ماہ کے بعد ہی نوٹس دیدیا کہ آپ پاڈانگ کے شہر میں جو وسطی سماٹرا میں ہے چلے جائیں۔ چنانچہ مولوی صاحب موصوف پاڈانگ تشریف لے گئے۔ ادھر میرے احمدی ہو جانے کی وجہ سے میرے رشتہ داروں نے مخالفت کر کے مجھے گھر سے نکال دیا۔ لیکن میرے ایک ماموں نے جو احمدی ہو چکے تھے مجھے براہ دیگر تعلیم کے لئے قادیان بھیج دیا۔ خاکسار ۲ جولائی ۱۹۲۶ء کو قادیان دارالامان پہنچا۔ اور ۲ فروری ۱۹۳۶ء تک قادیان میں تعلیم حاصل کرتا رہا۔

مخالفت اور اللہ تعالیٰ کے نشانات

پاڈانگ میں مکرم مولوی صاحب موصوف کے پہنچنے پر احمدیت کی سخت مخالفت ہوتی رہی۔ وہ جگہ مسلمان علماء کا مرکز ہے اور بچہ بچہ مخالفت کے اثر سے مولوی صاحب موصوف کی مخالفت کو کار ثواب سمجھتا۔ اس مخالفت کے درمیان آپ کو اسی علاقہ میں دو تین سال کے عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے ایک بہت بڑی جماعت عطا کی جو ۲۷ سال سے قائم ہے۔ مخالفت کے دوران میں جبکہ احمدیوں کو سخت دکھ دیئے جاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے نشان بھی دکھائے جس مقام پر مولوی صاحب موصوف ٹھہرے ہوئے تھے اس کے نزدیک ہی شہر میں ایک خطرناک آگ لگی اور مولوی صاحب کے مکان کی طرف رُخ کئے ہوئے مکانوں کو بھسم کرتی چلی گئی۔ لیکن مکرم مولوی صاحب دعا میں مشغول ہوئے تو خدا کا ایسا فضل ہوا کہ ادھر آگ آپ کے مکان تک پہنچی اور ادھر بارش ہو گئی اور مولوی صاحب موصوف کی جگہ کو اس طرح محفوظ دیکھ کر مخالفین حیران ہو گئے اور یہ خدائی نصرت کا نشان آج تک وہاں کے لوگوں کی زبان پر ہے اور اسی جا پر لوگ کہتے ہیں کہ یہ جادوگر ہے۔

۱۹۲۹ء کے آخر میں مکرم مولوی صاحب چھٹی پر قادیان تشریف لائے اور ۱۹۳۰ء کے آخر میں مکرم مولوی محمد صادق صاحب کو اپنے ہمراہ لیکر دوبارہ پاڈانگ تشریف لائے اور ایک سال تک اکٹھے کام کرنے کے بعد ۱۹۳۱ء کے آخر میں مکرم مولوی صاحب نے جاوا میں نیا تبلیغی مشن کھولا۔ وہاں کے علماء نے بھی بہت مخالفت کی۔ چنانچہ وہاں ۱۹۳۳-۳۴ء میں تین بڑے مناظرے جاکرتا اور بانڈونگ میں ہوئے۔ جن میں مکرم مولوی ابوبکر صاحب اور مکرم مولوی محمد صادق صاحب بھی شامل رہے۔ ان تینوں مباحثوں کے بعد وہاں کے علماء پر ہمارا رعب قائم ہو گیا ہے۔

ان مباحثات کے نتیجہ میں بہت سے دوست جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے اور جاکرتا اور بوگر میں جماعت قائم ہو گئی۔ تقریباً دو تین سو میل دور کے علاقہ گاروت اور تاسک ملایا میں بھی جماعت کا چرچا ہوا اور چند احباب وہاں بھی احمدیت میں داخل ہوئے ۱۹۳۶ء میں چونکہ جاوا میں کام وسیع ہو گیا تھا۔ مکرم مولوی صاحب موصوف کی طرف سے حضور اقدس کی خدمت میں درخواست کی گئی کہ مزید مدد کے لئے اور مبلغین روانہ فرمائیں۔ چنانچہ ۱۹۳۶ء کے شروع میں خاکسار اور ملک عزیز احمد خان صاحب کو حضور نے جاوا جانے کا ارشاد فرمایا۔ خاکسار گاروت میں متعین کیا گیا اور مکرمی ملک صاحب جاکرتا میں۔ مکرم مولوی صاحب موصوف کے ساتھ کام کرتے رہے۔

ان دنوں میرے حلقے گاروت میں سخت مخالفت تھی۔ اور احمدی احباب کو جان کا خطرہ رہتا تھا۔ ایک دفعہ کا واقعہ ہے میں اپنے مرکز سے چار میل دور ایک گاؤں میں تبلیغ کے لئے گیا۔ وہاں پہلے سے میرے قتل کرنے کی سکیم بنا کر لوگ ہتھیار لئے کھڑے تھے۔ میں بے خبری میں دعا کرتے ہوئے ان کے درمیان میں سے گذر گیا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ یہ لوگ اس ارادہ سے جمع ہوئے تھے کہ احمدی مبلغ کو مار دیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو ہاتھوں کو روک رکھا اور وہ لوگ بعد میں آپس میں لڑ پڑے اور خود ہی اپنی مصیبت میں گرفتار ہو گئے۔

جاپانی حملہ اور مصائب

۱۹۳۶ء سے ۱۹۴۲ء کے شروع تک اس علاقہ میں تبلیغ و تربیت و مناظرات کا خوب زور رہا۔ لیکن ۱۹۴۲ء میں جب جاپانی حملہ ہوا تو تبلیغی کام رک گیا۔ حتیٰ کہ ۱۹۴۳ء کے شروع میں جاپانیوں نے مبلغین جماعت احمدیہ و عہدہ داران جماعت کو قید میں ڈال دیا۔ قید کے ۴۸ دن قید کے لحاظ سے ایک لمبا عرصہ تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارتوں اور تسلی دینے والے مکاشفات کی رو سے بہت چھوٹا عرصہ معلوم ہوتا ہے۔ وہ بشارتیں دل کو ایسی مسرت بخشتی تھیں کہ دل چاہتا ہے کہ کاش اس سے اور بھی حصہ ملتا۔ بہرحال ہم لوگ قضاء الٰہی کے ماتحت قید میں داخل ہوئے۔ اور خدا تعالیٰ کی رضاء پر راضی ہوئے۔ جاپانی لوگ مذہب اور دین سے ناآشنا ہونے کی وجہ سے ہر عبادت کے عمل کو مشکوک نظر سے دیکھتے اور سخت گرفت کرتے۔ اس لئے ہمیں اپنی نماز با جماعت بھی بہت مخفی طور پر ادا کرنی پڑتی

جاپانی لوگ اپنے مفتوح علاقوں میں لوگوں پر بہت سختی کرتے تھے اور بلاوجہ مارنا پیٹنا شروع کر دیتے تھے۔ خاکسار سے ہر دوسرے دن بیان لیتے تھے۔ میں نے انہیں یقین دلایا کہ ہم احمدی لوگ جھوٹ نہیں بولتے اور سب بیان سچائی کے ساتھ دیتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے بھی ہمارے ساتھ نرمی کا سلوک کیا اور دوسرے لوگوں کی طرح ہم پر ہاتھ نہیں اٹھایا۔ اور ایک ماہ کے عرصہ میں سولہ دفعہ بیان لیا جو صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے تک اور پھر ۲ بجے سے پانچ بجے تک جاری رہتا تھا۔ آخر خاکسار نے تحقیق کے افسر اعلیٰ سے دریافت کیا کہ آخر ہمارا قصور کیا ہے جو ہمیں قید میں ڈال دیا گیا ہے؟ انہوں نے کہا آپ سے یہاں بھی تو ہم اچھا سلوک کر رہے ہیں۔ کھانا اور بستر اچھا دیتے ہیں۔ آپ زیادہ تفصیلات نہ پوچھیں۔ آخر ۴۸ دن کی تحقیقات کے بعد جاپانیوں نے ہمیں رہا کر دیا۔ اور رہائی دیتے وقت ان کے افسر نے کہا ہم نے رنگون تک احمدیہ جماعتوں کی تحقیق کی ہے۔ اب ہمیں معلوم ہوا ہے کہ اسلامی جماعتوں میں سے احمدیہ جماعت سب سے بہتر ہے احمدی لوگ اپنے مذہب کے زیادہ پابند ہیں عبادت گذار ہیں۔ قربانی کرنے والے ہیں اور ایک تنظیم کے ماتحت دینی کام کرتے ہیں۔

آزادی کی جدوجہد

۱۷ اگست ۱۹۴۵ء میں ہمارے پریذیڈنٹ نے آزادی کا اعلان کر دیا۔ آزادی کی جدوجہد میں جماعت احمدیہ انڈونیشیا نے بھی پورا پورا حصہ لیا بلکہ خاکسار خود بھی مغربی جاوا کی بحری فوج کا مشیر اعلیٰ رہا ہے۔ جب ولندیزوں نے ہمارے شہر بانڈونگ اور گاروت پر حملہ کر کے قبضہ کر لیا تو ہم سب احمدی بمع سب اہالیان شہر ان شہروں کو خالی کر کے پہاڑوں میں چلے گئے اور ان کی حکومت اپنے اوپر تسلیم نہیں کی اور ساری قوم یکجان ہو کر آزادی کے حصول

(بقیہ صفحہ آٹھ پر)

قرآن کریم غیر مسلم محققین کی نظر میں

از عبدالحکیم صاحب اکمل متعلم جامعۃ المبشرین (ربوہ)

قرآن پاک وحی الٰہی ہے۔ جو تمام بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے نازل ہوئی۔ اس کی تعلیم الیسی اکمل و اتم ہے۔ کہ تا قیامت جاری و ساری رہے گی۔ اور کوئی نہیں جو اس کا نقطہ و شوشہ بھی تبدیل کر سکے۔ زمانہ کتنا ہی بدل جائے۔ مگر اس کے اصول و احکام کبھی نہ بدلیں گے۔ زبان کی فصاحت و بلاغت اور علم و حکمت کی موشگافیاں کتنی ہی ترقی پذیر ہو جائیں۔ مگر قرآن مجید کے صوری و معنوی اعجاز میں ہرگز ضعف و انحطاط محسوس نہ ہوگا۔

آج سے قریبًا تیرہ سو سال قبل اللہ تعالیٰ نے سرزمین عرب میں ایک امی صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی و امی) کی مبارک زبان پر ان الفاظ میں اس دعویٰ کو بیان فرمایا تھا۔

"الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا"

یعنی آج کے دن میں نے تمہارے دین کو تمہارے لئے کامل کر دیا ہے۔ اس سے کامل دین کوئی اور نہیں ہو سکتا۔ انسانی فلاح و بہبود کے لئے جس قدر بھی اعلیٰ اور افضل تعلیم ہو سکتی ہے۔ وہ سب اس میں بدرجہ اتم موجود ہے۔ اور یہ ایسا ضابطہ حیات ہے۔ کہ جسے بدل کر اس سے بہتر پیش نہیں کیا جا سکتا۔ پس یہ ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ اور اے مسلمانو! میں نے تمہارے لئے اسلام جیسا دین چنا ہے۔ جو تمام ادیان سے اعلیٰ و برتر ہے۔

آج جبکہ عقل انسانی انتہائی ترقی پر ہے۔ اور جبکہ ہر بات کو علم و عقل کے ترازو پر تولا جاتا ہے۔ اسلام دشمن محققین اور قرآن کریم کے مخالفین کو بھی یہ تسلیم کرنا پڑا ہے۔ کہ واقعی جو دعویٰ آج سے تیرہ سو سال قبل قرآن مجید نے پیش کیا تھا۔ حرف بحرف پورا ہوا ہے۔ اور جو بات سینکڑوں سال قبل جزیرہ عرب کے ایک امی کے منہ سے نکلی تھی۔ وہ ہم داناؤں کی سمجھ میں آج آئی ہے۔

چنانچہ یورپ کا نامور اور مانا ہوا مورخ ڈاکٹر گبن اپنی مشہور تصنیف "سلطنت روما کا انحطاط اور زوال" جلد ۵ کے پچاسویں باب میں لکھتا ہے:۔

"قرآن کی نسبت بحر اطلانتک سے لیکر دریائے گنگا تک نے مان لیا ہے کہ یہ دستور اساسی ہے صرف اصول مذہب ہی کے لئے نہیں۔ بلکہ دیوانی اور فوجداری نظام کے لئے بھی اور جن قوانین پر نظام عمران کا مدار ہے۔ جن سے نوع انسانی کی زندگی وابستہ ہے۔ جن کا حیات اجتماعی کی ترتیب و تنسیق سے تعلق ہے۔ ان کو خدا کی مرضی کے ماتحت نقائص و عیوب سے بالکل منزہ کہا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی شریعت سب پر حاوی ہے۔ وہ اپنے تمام احکام میں بڑے بڑے شہنشاہوں سے لیکر چھوٹے سے چھوٹے گداگر تک کے لئے مسائل و معانی رکھتی ہے۔ یہ وہ شریعت ہے جو ایسے دانشمندانہ اصول اور اس قسم کے عظیم الشان قانونی انداز پر مرتب ہوئی ہے۔ کہ سارے جہان میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی"۔

پھر روس کا مشہور و معروف فلاسفر "کاؤنٹ لیو ٹالسٹائی" اپنی بلند پایہ تصنیف "The Light of Religion" کے صفحہ ۱۴۸ پر لکھتا ہے:۔

"قرآن مسلمانوں کی ایک مذہبی کتاب ہے جس کی نسبت ان کا خیال ہے۔ کہ اس کو خدا نے نازل کیا ہے۔ یہ کتاب عالم انسانی کی رہنمائی کے لئے ایک بہترین رہبر ہے اس میں تہذیب ہے شائستگی ہے۔ تمدن ہے۔ معاشرت ہے اور اخلاق کی اصلاح کے لئے ہدایت ہے۔ اگر صرف یہ کتاب دنیا کے سامنے ہوتی۔ اور کوئی ریفارمر (مصلح) پیدا نہ ہوتا۔ تو یہ عالم انسانی کی رہنمائی کے لئے کافی تھی۔ ان فائدوں کے ساتھ ہی ہم جب اس بات پر غور کرتے ہیں۔ کہ یہ کتاب ایسے وقت میں دنیا کے سامنے پیش کی گئی تھی جبکہ ہر طرف آتش فساد کے شرارے بلند تھے۔ خونخواری اور ڈاکہ زنی کی تحریک شباب پر تھی۔ فحش باتوں سے بالکل پرہیز نہ کیا جاتا تھا۔ اور اس کتاب نے ان گمراہیوں کا خاتمہ کیا۔ تو ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہیں رہتی"۔

گوئٹے Goethe جس کو علمی و ادبی دنیا میں بہت بڑی اہمیت حاصل ہے نے مسٹر ایکرمن Ekerman کو انٹرویو دیتے ہوئے قرآن کی تعلیمی قوت کے بارے میں کہا۔

"تم دیکھتے ہو۔ کہ اس قرآن کی تعلیم کو کبھی ناکامی کا منہ دیکھنا نہیں پڑا۔ اپنے تمام نظامہائے تعلیم سمیت اگر ہم کوشش کریں تو اس تعلیم سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔ اور عمومی نظر سے دیکھا جائے۔ تو اس تعلیم سے تجاوز کرنے کی کسی شخص کو طاقت نہیں"۔

(بحوالہ پیام امن مولفہ عبداللہ منہاس)

پھر آج سے تیرہ سو سال قبل اللہ تعالےٰ نے اسی امی نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی و امی) کی زبان مبارک پر یہ وعدہ بھی فرمایا تھا۔ کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ یعنی اس اکمل و اتم تعلیم کو جب ہم نے اتارا ہے۔ تو ہم ہی اس کے نگہبان رہیں گے۔ کسی قسم کی تحریف و تبدیلی اس میں نہ ہونے دیں گے بلکہ ہر طرح سے محفوظ رکھیں گے۔

چنانچہ دیکھ لیں۔ دنیا بھر میں ایک بھی ایسی کتاب نہیں ملتی۔ جو قرآن کریم کی طرح آج تک ہر قسم کی تحریفات سے پاک اور محفوظ رہی ہو۔ واقعات بتلاتے ہیں۔ کہ ہر زمانہ میں علماء کا ایک بہت بڑا گروہ ایسا موجود رہا ہے۔ کہ جس نے قرآن کے علوم و مطالب اور کبھی نہ ختم ہونے والی عجائبات کی حفاظت کی۔ کاتبوں نے رسم الخط کی۔ قاریوں نے طرز ادا کی۔ حفاظ نے اس کے الفاظ اور عبارت کی وہ حفاظت کی۔ کہ نزول کے وقت سے لے کر آج تک ایک زیر زبر کا فرق نہیں ہو سکا۔ کسی نے قرآن مجید کے رکوع گن لئے۔ کسی نے آیات کو شمار کر لیا۔ کسی نے حروف کی تعداد بتلادی۔ حتیٰ کہ بعض نے ایک ایک اعراب اور نقطہ کو شمار کر ڈالا۔

جرمنی کی فصیح البیان مقررہ جس نے تمام مذاہب کا بغور مطالعہ کیا ہے۔ "براؤنز مارگریٹ" "Brones Margarette" وانسٹن "Ven Stein" نے ۱۸ مئی ۱۹۳۷ء کو مذاہب کے مشترکہ اصول کے موضوع پر مسجد برلن میں تقریر کرتے ہوئے اپنی اس رائے کا اظہار کیا۔

"حضرت موسیٰؑ نے ادلہ کے بدلہ کی تعلیم دی اور حضرت مسیحؑ نے درگذر کرو اور معافی کی۔ لیکن حضرت محمدؐ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے اپنی تعلیم میں ان دونوں کو ملا دیا۔ اسی طرح اگرچہ تمام مذہبی صحائف خدا کی طرف سے نازل ہوئے تاہم صرف قرآن کریم ہی ایک ایسا آسمانی صحیفہ ہے۔ جس میں ذرا بھی ردّ و بدل نہیں ہوا۔ اور وہ اپنی اصل شکل میں محفوظ ہے"۔

سر ولیم میور جن کی علمی لیاقت مسلم ہے۔ اور بہت بڑے مورخ ہیں۔ اپنی کتاب لائف آف محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) Life of Mohammad کے صفحہ ۲۸ پر تحریر کرتے ہیں:۔

"ویا یہ ممکن ہے۔ کہ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے قرآن خود ہی بنایا تھا۔ مگر جو قرآن ہمارے پاس آج موجود ہے۔ یہ وہی ہے جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دنیا کے سامنے پیش کیا تھا"۔

ذرا آگے چل کر لکھتے ہیں:۔

"ہم نہایت مضبوط قیاسات کی بناء پر کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہر ایک آیت جو قرآن میں ہے۔ وہ اصلی ہے"۔

پس یہ قرآن کریم کا ایسا اعجاز ہے۔ کہ جسے کوئی شخص تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جو بات قرآن کریم نے بیان کی۔ سینکڑوں سال کے تجربہ کے بعد وہ درست ثابت ہوئی۔ اور یہاں تک واضح ہوئی۔ کہ اسلام کے مخالف ترین لوگ بھی سر تسلیم خم کر گئے۔ اور خدا تعالےٰ کی بات بل ھو قرآن مجید فی لوح محفوظ پوری ہوئی۔ اور قرآن کریم کی صداقت روز روشن کی طرح ظاہر ہو گئی۔

درخواست ہائے دعاء

(۱) بندہ اور بندہ کی اہلیہ اور بچے دینی دنیاوی کمزوریوں اور بیماریوں اور مشکلات میں مبتلا ہیں۔ براہ کرم بندہ اور بندہ کی اہلیہ اور بچوں کی دینی۔ دنیاوی۔ روحانی۔ جسمانی کمزوریوں بیماریوں اور مشکلات کے دور ہونے اور نمایاں کامیابیوں کے حاصل ہونے کی دعا کی درخواست ہے۔ خادم احقر فقیر اللہ عفی عنہ ۱۵ ایبٹ روڈ لاہور۔

(۲) میری بیوی بحالت زچگی بیمار ہے۔ احباب جماعت زچہ اور بچہ کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔ احقر سید عبدالغنی شاہ پنجہ ڈاکخانہ مٹھا ٹوانہ ضلع سرگودھا۔

(۳) میری بڑی ہمشیرہ صاحبہ آج کل ریلوے ہسپتال کراچی میں سخت بیمار ہیں۔ ان کا عنقریب اپریشن ہوگا۔ خون کی بہت کمی ہے۔ اپریشن کافی بڑا ہے۔ صحت کاملہ کے لئے احباب دعا فرمائیں مرزا احسن بیگ

ولادت

محمود احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ راولپنڈی کو اللہ تعالےٰ نے ۹ جنوری ۱۹۵۵ء ہفتہ اور اتوار کی درمیانی شب چوتھا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے۔ اور اسے نیک صاحب اقبال اور خادم دین بنائے۔

گم شدہ کمبل

مورخہ ۲۷-۱۲-۵۵ کو بر موقعہ جلسہ سالانہ کوئی دوست خاکسار کا ایک کمبل اٹالین خانے دار دو رنگا سبز اور دوسری طرف براؤن رنگ مہمان خانہ کے نلکہ والے اسٹینڈ چوبی پر سے بوقت ظہر دوران وضو میں غلطی سے اٹھا لے گئے ہیں۔ پتہ ذیل پر یا انچارج مہمان خانہ جناب حکیم فضل الرحمٰن صاحب کو پہنچا کر یا اطلاع دے کر مشکور فرما دیں۔

ایس۔ ایم عبداللہ ٹاکر اور کس وزیر آباد

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

انیس ۱۹ سالہ جہادِ کبیر کے بقایا دار

(۱) ایک دوست نے ایک عرصہ کی بے روزگاری کے بعد ایک کام شروع کرنے پر حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہوئے تحریک جدید کے بقایا کے ادا کرنے کے متعلق لکھا کہ حضور مہلت عطا فرمادیں۔ تو اپنا بقایا ادا کروں۔ یہ بقایا کام کے جاری ہونے پر یکمشت ہی ادا کر دوں گا۔ اس پر حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:- "اللہ تعالیٰ آپ کے کاروبار میں برکت ڈالے اور آپ کو ایفائے عہد کی توفیق عطا فرمائے۔ کہ سب کچھ اسی کے فضل پر منحصر ہے"۔

"لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کے لئے آپ کچھ نہ کچھ رقم بطور قسط ادائیگی کے لئے اپنے اوپر فرض کرلیں۔ جس میں آپ اپنا پورا زور لگا لیں گے۔ بقیہ کی ادائیگی کے لئے خدا غیب سے دروازہ کھول دے گا۔ اور آپ پر ادائیگی آسان کر دے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ"۔

(۲) تحریک جدید کے انیس سالہ جہاد میں حصہ لینے والے احباب جن کی انیس سالہ فہرست کتاب میں شائع ہونے کے لئے بن رہی ہے۔ جو قریباً بن چکی ہے۔ اپنے بقایا کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو مشعل راہ بنالیں۔ اور اس پر عمل کرنے کے لئے دفتر وکیل المال تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں۔ تا دفتر ان کے بقایا والے رجسٹر پر ایسا نوٹ کر دے۔ اور ان کی وصول شدہ قسطوں کا صحیح اندراج ہوتا رہے۔ انیس سالہ حساب کے بقایا دار احباب روپیہ ارسال کرتے وقت صرف "بقایا جات دفتر اول" کا لفظ لکھکر ارسال فرمادیں۔ تا رقم اپنے محل پر داخل ہو جائے۔ اور پھر ان کا نام فہرست میں مندرج ہو۔ اور انہیں اندراج فہرست کی دفتر اطلاع کر سکے۔

(۳) جن کے انیس ۱۹ سال پورے ہوئے نہیں۔ ان کو بھی حساب بھجوایا جارہا ہے۔ تا وہ اپنا حساب دیکھکر تسلی کرلیں۔ اگر وہ چاہیں تو فہرست ۳ والے فہرست ۲ میں اور فہرست ۲ والے فہرست اول میں آنے کے لئے اضافہ کر لیں۔ نیز بعض احباب نے دو دو تین تین سالوں میں متواتر برابر برابر دیا ہے وہ ان سالوں میں اضافہ کر کے حساب درست کرلیں۔ تھوڑی سی کسر کے سبب وہ سابقون میں ہو سکتے ہیں انہیں اپنے حساب پر فوری توجہ کرنا چاہیئے۔ جن کو انیس سالہ حساب ارسال ہو رہا ہے۔ اگر انہوں نے جلد تر مناسب درستی کے لئے اطلاع نہ دی تو کتاب میں اسی طرح ان کا حساب شائع ہو گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

کیا آپ نے بھی حضور ایدہ اللہ کی ہدایت پر عمل کیا ہے؟

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام جماعت کو یہ ہدایت فرمائی تھی کہ جماعت کا ہر فرد یہ عزم کرے۔ کہ اس نے اپنے اندر کوئی نہ کوئی خُلق یا اسلامی پہلو پیدا کرنا ہے۔ مثلاً سچائی۔ دیانت داری۔ دوسروں کی امداد وغیرہ وغیرہ۔ امید ہے۔ جماعت کا ہر فرد حضور کے اس ارشاد پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرے گا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ایک دوست ملک بشیر احمد صاحب صدیقی کلرک محکمہ زراعت ترناب فارم ضلع پشاور نے حضرت اقدس کے حضور یہ تحریر کیا ہے کہ "جیسا کہ دعا سے قبل حضرت اقدس نے جماعت کے ہر فرد کو اپنے اندر کوئی نہ کوئی خوبی پیدا کرنے کی تلقین کی۔۔۔۔ حضور میں نے امسال ہر حالت میں سچ بولنے کا عہد کیا ہے۔ حضور دعا فرمادیں کہ خداوند کریم مجھے اس عہد پر پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

امید ہے کہ جماعت کے دوسرے تمام دوست بھی اپنے اندر کوئی نہ کوئی خلق پیدا کرنے کا عہد کرینگے اور اس کے مطابق پھر ہر قیمت پر اس عہد پر قائم رہنے کی پوری پوری کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو اس امر کی توفیق عطا فرمائے۔ (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

دعائے مغفرت

مسماۃ امۃ القیوم صاحبہ اہلیہ ملک عبد القادر صاحب تاجر لائل پور بعمر ۲۴ سال وفات پاگئیں ہیں مرحومہ موصیہ تھیں۔ ان کی نعش ربوہ میں لاکر دفن کی گئی۔ احباب بلند درجات کے لئے دعا فرمادیں۔ نیز مرحومہ کے متعدد چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ ان کی بہتر تربیت کے لئے بھی دعا فرمادیں۔

(خاکسار: - محمد عبد اللہ)

میری سن لو کہ التجا کیا ہے

بے نیازی بھی اک ادا کیا ہے
وہ نہیں جانتے ہُوا کیا ہے

تیری آنکھوں سے جس نے پی لی ہے
جام یہ اس کو ساقیا کیا ہے

جس کے سر پر تمہارا ہاتھ پھرے
سامنے اس کے پھر ہما کیا ہے

غم لئے اور تلخیاں سہ لیں
ہم نے دنیا سے لے لیا کیا ہے

تم نے لوگوں کی جھولیاں بھر دیں
میری سُن لو کہ التجا کیا ہے

الفضل کے معاون

مکرم شیخ محمد حنیف صاحب نے فرم شیخ کریم بخش اینڈ سنز کوئٹہ کی طرف سے مبلغ یکصد روپے الفضل کے خطبہ نمبر کی اشاعت کے لئے عطا فرمائے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

نیز شیخ کریم بخش صاحب جو ان دنوں لاہور میں ہیں۔ بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

نمائندگان مجلس مشاورت کی آگاہی کے لئے

جملہ نمائندگان جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے کہ اپنی اپنی جماعت کے بقایا دار دوستوں کی فہرستیں مقامی سیکرٹری صاحب مال سے حاصل کر کے ایسے بقایا دار دوستوں کو خود ملکر بقایا جات کی ادائیگی کے لئے انہیں توجہ دلائیں اور کوشش فرمائیں کہ ایسے بقایا جات جلد از جلد دوستوں سے وصول ہو جائیں۔ دیگر عہدیداران مال جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ اپنی اپنی جماعت کے نمائندگان مجلس مشاورت کے ساتھ پورا تعاون فرمائیں۔ اور بقایا جات کی وصولی میں ان کی امداد فرمائیں

(ناظر بیت المال ربوہ)

لازمی چندوں کی باقاعدگی سے ادائیگی کے متعلق ضروری اعلان

جملہ امراء و پریذیڈنٹ و سکرٹریان مال جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے کہ رفتار وصولی چندہ کو تیز کرنے کے لئے اپنی اپنی جماعت کے دوستوں سے ان کے واجب الادا بقایا جات کی وصولی کی پوری سعی فرمائیں۔

شہری جماعتوں کے عہدہ دار دوستوں کو چاہیئے۔ کہ ہر ماہ کا چندہ بیس تاریخ تک مرکز میں بھجوا دیا کریں۔ زمیندار جماعتوں کے عہدہ دار دوستوں کی خدمت میں التماس ہے کہ فصل خریف کا چندہ ہر ایک احمدی سے پوری شرح سے وصول کر کے جلد ارسال فرمائیں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

ایک ضروری اطلاع

زمیندار جماعتوں کی فصل خریف کی برداشت بہت حد تک ہو چکی ہے۔ اور فصل کماد کی برداشت اب ہو رہی ہے۔ اسلئے زمیندار جماعتوں کے عہدہ دار احباب کو چاہیئے کہ اپنے اپنے جماعت کے جملہ احباب سے ان کا واجب الادا بقایا چندہ لازمی (چندہ عام یا حصہ آمد) اور چندہ جلسہ سالانہ چندہ خاص سو فی صدی وصول کرنے کی پوری سعی فرمادیں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

ولادت:- برادرم عزیزم ملک ناصر الدین خان ہیڈ انسپکٹر این۔ ڈبلیو۔ آر۔ لاہور کے ہاں ۱۹ اور ۲۰ جنوری ۱۹۵۵ء کی درمیانی شب اللہ تعالیٰ نے لڑکی عطا فرمائی ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و احسان سے عزیزہ نومولودہ کی عمر میں برکت عطا فرمائے صوم اور خادمہ دین بنائے۔ آمین - (عزیزہ حضرت ڈاکٹر محمد طفیل خاں صاحب)

مسیحیت کی تعلیم کیلئے دو کروڑ ڈالر کا چندہ

نیویارک ۱۵ر جنوری۔ امریکہ کے مشہور صنعت کار مسٹر جان ڈی راک فیلر نے ایک فنڈ میں ۲ کروڑ ڈالر کا چندہ دیا ہے۔ یہ رقم امریکہ میں مسیحی دینیات کی تعلیم پر خرچ کی جائے گی۔ امریکہ کی تاریخ میں غالباً یہ پہلا موقع ہے کہ مذہبی تعلیم کے لئے کسی ایک شخص نے اتنی بڑی رقم بطور چندہ دی ہو۔

مسٹر راک فیلر اس سے پہلے انسانی ہمدردی کے مختلف کاموں پر ۲۵ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر خرچ کر چکے ہیں۔ جس میں سے ۳ کروڑ ڈالر مذہبی مقاصد کے لئے خرچ کئے گئے تھے۔

پاکستان کے گورنر جنرل بھارت کے یوم جمہوریہ میں شریک ہونگے

کراچی ۱۵ر جنوری۔ گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمد بھارت کے یوم جمہوریہ کی تقریبات میں شرکت کے لئے ۲۵ر جنوری کو نئی دہلی جائیں گے

مسٹر غلام محمد نے بھارت کے صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد کی وہ دعوت قبول کر لی ہے۔ جس میں انہوں نے مسٹر غلام محمد کو بھارت کے یوم جمہوریہ کی تقریبات میں شریک ہونے کے لئے کہا ہے۔

خیال ہے کہ مسٹر غلام محمد نئی دہلی میں تین روز قیام کریں گے۔ پروگرام کے مطابق وہ ۲۵ جنوری کو وہاں پہنچیں گے۔ اور ۲۸ر جنوری کو واپس آجائینگے

بھارت میں متعین پاکستانی ہائی کمشنر راجہ غضنفر علی خاں نے بمبئی میں کہا ہے۔ کہ گورنر جنرل پاکستان کا دورۂ دہلی دونوں ملکوں کے حل طلب مسائل کے تصفیہ میں بہت زیادہ معاون ہوگا۔

سو روپے کے نوٹوں پر قائداعظم کی تصویر ہوگی

کراچی ۱۵ر جنوری۔ سو روپے کے نئے نوٹ جن پر قائداعظم کی تصویر ہوگی۔ عنقریب جاری کر دیئے جائیں گے۔ نئے نوٹ زیر طباعت ہیں۔

نوٹوں پر قائداعظم کی تصویر پہلی بار طبع کی جا رہی ہے اور ممکن ہے بعد میں چھوٹے نوٹوں پر بھی بانی پاکستان کی تصویر طبع کر دی جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ قائداعظم کی تصویر طبع کرنے کا فیصلہ اس لئے کیا گیا ہے کہ بعد جعلی نوٹ بنانا مشکل ہو جائے گا۔

سوڈان میں پاکستانی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ متعین ہونگے

پشاور ۱۵ر جنوری گورنر جنرل سوڈان کی مشاورتی کونسل کے صدر میاں ضیاء الدین نے یہاں کہا کہ سوڈانی حکومت نے حکومت پاکستان سے تین سال کے لئے چند افسروں کی خدمات مستعار مانگی ہیں تاکہ انہیں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مقرر کیا جا سکے۔

میاں ضیاء الدین نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ ان افسروں کے تقرر کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے مرکزی حکومت نے صوبائی حکومتوں سے کہا ہے۔ کہ وہ نام تجویز کریں۔ اور جن لوگوں کو حکومت پاکستان ہم مناسب تصور کرے گی۔ ان کے نام سوڈانی حکومت کو بھیج دیئے جائیں گے۔ اور آخری فیصلہ وہی کریگی۔

میاں ضیاء الدین اس ماہ کے آخر میں سوڈان واپس جا رہے ہیں۔

گورنر جزیرہ کو بحال رکھا جائیگا

خرطوم ۱۵ر جنوری۔ حکومت سوڈان کی طرف سے جزیرہ کے گورنر مسٹر جی۔ ڈبلیو راڈی کو دعوت دی گئی ہے۔ کہ وہ اپنی موجودہ ملازمت کی میعاد ختم ہو جانے کے بعد بھی جزیرہ سکیم کے مشیر کی حیثیت سے یہیں رہیں۔ اس امر کا فیصلہ سوڈانی کابینہ نے کیا ہے۔ یاد رکھا جاتا ہے کہ مسٹر مکی عباس ڈپٹی گورنر اس سال مسٹر راڈی کی جگہ لے لیں گے۔

ایک یونٹ میں ضلع کے افسروں کو وسیع اختیارات نہیں دیئے جائینگے

لاہور ۱۵ر جنوری۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ ملک فیروز خاں نون نے بتایا۔ کہ جب تک مغربی پاکستان کے یونٹ کی نئی مجلس قانون ساز پورے علاقے کے لئے نئے قوانین منظور نہیں کر لیتی۔ موجودہ حدود میں موجود صوبائی قوانین نافذ رہیں گے۔

ملک فیروز خاں نون نے ایک انٹرویو میں کہا کہ اپریل میں مغربی پاکستان کی عارضی حکومت کا اعلان کرنے کا فیصلہ نہیں کیا گیا۔ انہوں نے اس خبر کی تردید کی کہ ضلع افسروں کو وسیع اختیارات دیئے جائیں گے

انہوں نے کہا کہ یہ خبر لغو ہے۔ ضابطہ فوجداری اور سول قوانین کو بدلنے کا کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا مغربی پاکستان کی انتظامی کونسل اس طرح کی کسی تجویز پر بھی غور نہیں کر رہی ہے۔

ملک فیروز خاں نون نے کہا۔ کہ جہاں تک ممکن ہوگا اضلاع کی موجودہ سرحدوں میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائیگی مسلم لیگ کے صدر کو نفع بخش عہدوں سے محروم کرنے کے متعلق مجلس عاملہ کا فیصلہ آخری نہیں ہے۔ اس پر صوبائی مسلم لیگ کونسلوں کے مشترکہ اجلاسوں میں غور کرنا ہوگا۔

پنسلین کی دو اقسام پر پابندی

کوئٹہ ۱۵ر جنوری۔ بلوچستان سٹیٹس یونین گورنمنٹ نے دو قسموں کی پنسلین سٹوپین اور سکیوبین پر پابندی عائد کر دی ہے۔ اس سے پیشتر مرکزی حکومت عامہ نے سرکاری اعلان جاری کر دیا ہے۔ اور تمام ڈاکٹروں کو ہدایت کر دی ہے۔ کہ وہ پنسلین کی ان قسموں کو استعمال نہ کریں۔

امریکہ کی ۷۵ فی صدی آبادی روس کیساتھ سفارتی تعلقات بحال رکھنا چاہتی ہے

۱۵ر جنوری۔ امریکہ کے ۷۵ فی صدی لوگ روس کے ساتھ سفارتی تعلقات کو ختم کرنے کے خلاف ہیں۔ اس بات کا انکشاف گیلپ پول کے نتائج سے ہوتا ہے۔ جس کے ذریعہ حال ہی میں اس موضوع کے بارے میں امریکی عوام کی رائے معلوم کی گئی تھی ــــ امریکہ کے ادارۂ رائے عامہ کے ناظم مسٹر جارج گیلپ نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ عوام نے صدر آئزن ہاور کے اس نقطۂ نظر کی حمایت کی ہے۔ کہ روسیوں کے ساتھ پرامن طریقہ پر مل جل کر زندہ رہنے کا کوئی نہ کوئی طریقہ تلاش کرنا چاہیئے۔

اس موضوع پر استصواب کے دوران میں لوگوں سے یہ سوال پوچھا گیا۔ آپ کی رائے میں یہ خیال اچھا ہے یا برا۔ کہ اس وقت امریکہ کو روس کے ساتھ اپنے سفارتی تعلقات منقطع کر لینے چاہئیں؟

۷۵ فی صدی لوگوں نے رائے دی کہ یہ خیال برا ہے ۲۱ فی صدی نے اس کی حمایت کی۔ اور باقی صدی کوئی فیصلہ نہ کر سکے۔ یا ان کی کوئی رائے ہی نہیں تھی۔

رائے عامہ کے جائزے میں بتایا گیا ہے کہ اس معاملے میں ڈیموکریٹک اور ری پبلک کے درمیان کوئی بنیادی اختلاف رائے موجود نہیں ہے۔

ملک میں ایک سال کے لئے عبوری آئین نافذ کیا جائے گا

سلہٹ ۱۵ر جنوری۔ پاکستان کے وزیر مواصلات ڈاکٹر خانصاحب نے کل تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ مرکزی حکومت ملک میں انتخابات کرانے کے لئے سنجیدگی سے غور کر رہی ہے۔ ڈاکٹر خانصاحب نے بتایا کہ ایک سال یا آٹھ ماہ کے لئے عبوری آئین ہوگا۔ تاکہ انتخابات کے لئے زمین ہموار کی جا سکے۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ عبوری آئین بڑا مختصر ہوگا۔ جب نئی دستور ساز اسمبلی بنے گی۔ تو یہ اس کا کام ہوگا کہ وہ اس میں ترمیم کرے۔ ڈاکٹر خانصاحب نے لوگوں کو تلقین کی۔ وہ صحیح قسم کے نمائندے منتخب کریں۔ تاکہ عوام کی بجائے ایک محدود اور مخصوص طبقہ فائدہ نہ اٹھا سکے۔ وزیر مواصلات نے صوبائی تعصب کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ ملک پر یہ بڑا نازک دور ہے۔ ہمیں ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر اتحاد اور مروت سے پاکستان کی تعمیر کے لئے کوشاں ہونا چاہیئے۔ انہوں نے پاکستان کے پڑھے لکھے طبقہ سے اپیل کی کہ اسے عوام کی بہبود کے لئے آگے آنا چاہیئے۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ اگر آپ میں خدمت کا جذبہ موجود ہے۔ تو دیہات میں جایئے۔ جہاں آپ کو خدمت کے لئے عام آدمی ملیں گے۔ اور آپ خلوص دل سے خدمت کر سکیں گے۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ اپنے نظریات ٹھونسنے کی کوشش نہ کریں۔

برطانیہ نوآبادیات کو زیادہ سے زیادہ آزادی دینا چاہتا ہے

لندن ۱۵ جنوری۔ ایک ملاقات میں برطانیہ کے وزیر نوآبادیات نے نوآبادیاتی علاقوں کے بارے میں برطانوی پالیسی پر مفصل روشنی ڈالی۔ جو یہ ہے کہ ان ملکوں کو دولت مشترکہ کے اندر زیادہ سے زیادہ آزادی دی جائے۔

وزیر نوآبادیات نے کہا۔ کہ آپ یقین رکھیئے کسی قسم کی لوٹ کھسوٹ نہیں ہو رہی ہے۔ چنانچہ معاشی پہلو کو دیکھیئے۔ تو ہم ایک ارب پچاس کروڑ ڈالر کے لگ بھگ رقمیں نوآبادیاتی سلطنت میں لگا رہے ہیں برطانیہ کی تمام جماعتیں اس پالیسی کا عہد کر چکی ہیں۔ جس کے تحت لوگوں کو دولت مشترکہ کے اندر رہ کر زیادہ سے زیادہ آزادی مل سکے۔ اقتصادی طور پر ہم نے وعدے کر رکھے ہیں۔ اس لئے کہ ہم نے آئندہ سالہا سال تک متعدد ملکوں کے لئے قرضے اور رقمیں دینے کا وعدہ کر رکھا ہے اخلاقی طور پر ہم نوآبادیاتی علاقوں کے لوگوں کے ذمہ دار ہیں۔ اور ہم دنیا کے سامنے اس کے لئے جوابدہ ہیں۔ ہم اس سے منہ موڑنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے

ساحلی سینی ٹوریم میں توسیع

لاہور موورخہ ۱۵ر جنوری۔ ساحلی سینی ٹوریم میں عنقریب گنجائش دوگنی ہو جائے گی۔ کیونکہ اس کا نیا سہ منزلہ بلاک عام لوگوں کے لئے کھول دیا جائیگا امید ہے کہ اس نئے بلاک کا تعمیری کام مارچ ۱۹۵۵ء تک مکمل ہو جائے گا۔

یہ بلاک جس میں ۱۲۶ بستر ہوں گے۔ گیارہ لاکھ روپے سے زیادہ کی لاگت سے تعمیر کیا جا رہا ہے۔ وزیر صحت پنجاب مخدوم زادہ سید علمدار حسین گیلانی نے حال ہی میں مذکورہ سینی ٹوریم کے تعمیری کام کے معائنے کے لئے وہاں کا ایک مختصر دورہ فرمایا۔

مشرقی افریقہ میں سر آغا خاں کی پلاٹینم جوبلی منائی جائیگی

نیروبی ۱۵ جنوری۔ سر آغا خاں اپنی علالت کے باوجود مشرقی افریقہ کا دورہ کریں گے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اگرچہ ڈاکٹروں نے انہیں محتاط رہنے کی ہدایت کی ہے۔ اسماعیلیوں کو ان کی آمد کے اچانک اعلان کے خیر مقدم کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

سر آغا خاں کی پلاٹینم جوبلی جو ملتوی کر دی گئی تھی۔ اب اس کی تیاریاں شروع ہیں۔ ہم آغا خاں کو پلاٹینم سے تولنے کے لئے خاص میزان اور پلاٹینم پہلے ہی نیروبی پہنچ گئے ہیں۔

انڈونیشیا میں تبلیغ اسلام

(بقیہ صفحہ ۴)

کے لئے کوشاں رہی۔ چار سال کی متواتر جنگ کے بعد اور مالی اور جانی ہر قسم کے نقصان برداشت کر کے ہوئے آخر ۱۹۴۹ء کے آخر میں ولندیزیوں نے ہمارا ملک ہمارے سپرد کر دیا۔

آزادی ملنے کے بعد سب لوگ اپنے اپنے شہر میں واپس آئے۔ اور جماعت احمدیہ نے ۱۹۵۰ء سے دوبارہ از سر نو اپنی تنظیم درست کی اور ہر جگہ اپنی نئی مساجد تعمیر کیں اور آٹھ سال کی کشمکش کے بعد دوبارہ حالت اعتدال پر آئی۔ اور تبلیغی و تربیتی کام کی وسعت کے پیش نظر دوبارہ نئے مبلغین آنے شروع ہو گئے۔

انڈونیشیا کی خوش قسمتی

۵ جولائی ۱۹۵۴ء انڈونیشیا کی تاریخ احمدیت میں ایک نیا باب کھلا جبکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے انڈونیشین قوم سے اپنی محبت کا اظہار فرماتے ہوئے اپنے لخت جگر مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کو معہ بیگم صاحبہ اس ملک میں تبلیغ کے فرائض انجام دینے کے لئے روانہ فرمایا۔ اور ہم اس نعمت کے پانے پر بجا طور پر فخر کرتے ہیں۔

هٰذا عطاءٌ من تدبیرٍ مکوّنٍ
وفضلٌ من اللّٰہِ العزیزِ المھوّنِ

مکرم میاں صاحب موصوف کے آنے سے ہماری جماعتوں میں ایک نئی زندگی کی روح پھونک دی گئی اور ہم اپنے آپ کو نہایت خوش قسمت سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے اس خاص فضل سے نوازا اور مرکز کے ساتھ ہمارے تعلقات کو اور زیادہ مضبوط کر دیا۔ ان کا مبارک وجود ہماری جماعتوں میں خود بخود نئی سے نئی بیداری اور ترقی کا موجب بن رہا ہے۔

اگرچہ اعداد و شمار کے لحاظ سے ہماری جماعت نسبتاً تھوڑی ہے لیکن پھر بھی دیگر سب اسلامی جماعتوں پر یہ اثر ہے کہ عیسائی اثرات کو زائل کرنا اور عیسائی خیالات پر فتح پانا صرف جماعت احمدیہ کا کام ہے۔

چنانچہ جب موجودہ پریذیڈنٹ صاحب انڈونیشیا نے دوسری شادی کی تو انجمن خواتین نے جس کی صدر ایک کیتھولک عیسائی عورت ہے مخالفت میں بہت شور مچایا۔ اس پر مکرم صاحبزادہ صاحب نے ایک مضمون اخبار میں دیا جس میں لکھا کہ سب سے پہلے میں پریذیڈنٹ صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے اپنے عمل سے اسلامی تعدد ازدواج کی ضرورت اور صحت کو ثابت کیا ہے اور نہ معلوم اس صحیح طریق کار پر عیسائی لوگ کیوں مخالفت کا بیجا واویلا کرتے ہیں۔ حالانکہ کسی زمانہ اور کسی قوم میں بھی دائمی اور باقاعدہ طور پر ایک بیوی پر اکتفاء کرنے کے قانون پر عمل نہیں ہوا۔

اس مضمون کی اشاعت پر سب مسلم پارٹیوں کے

↑

فرانس اور مغربی جرمنی علاقہ سار کے مستقبل کے متعلق رائے شماری کرانے پر رضامند ہو گئے

یہ رائے شماری بین الاقوامی کمیشن کی نگرانی میں کرائی جائیگی، وزیر اعظم فرانس اور مغربی جرمنی کے چانسلر کا مشترکہ اعلان

بون ۱۵ جنوری۔ فرانس اور مغربی جرمنی بین الاقوامی کمیشن کی نگرانی میں علاقہ سار کے مستقبل کے بارے میں رائے شماری کرانے پر رضامند ہو گئے ہیں۔ اس امر کا اعلان کل رات گئے ایک مشترکہ بیان میں کیا گیا۔ یہ بیان فرانس کے وزیر اعظم مسٹر مینڈیز فرانس اور مغربی جرمنی کے چانسلر کونارڈ ایڈینوائر کی باہمی گفت و شنید کے بعد جاری ہوا تھا۔ اس بیان میں کہا گیا ہے کہ دونوں لیڈروں کے درمیان جرمنی اور فرانس کے مابین اقتصادی تعاون کے بارے میں بھی سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ پہلے یہ اطلاع آئی تھی کہ اقتصادی تعاون کے سلسلے میں ایک تجارتی معاہدے پر دستخط ہو جائیں گے۔ جو سر دست تین مہینے تک جاری رہے گا۔

رنگپور (مشرقی بنگال) میں شکر کے ایک بہت بڑے کارخانہ کی تعمیر

صنعتوں کی ترقیاتی کارپوریشن ایک کروڑ ۲۵ لاکھ روپے کے سرمایہ سے یہ کارخانہ قائم کر رہی ہے

ڈھاکہ ۱۵ جنوری۔ صنعتوں کی ترقیاتی کارپوریشن رنگپور (مشرقی بنگال) میں عنقریب شکر کے ایک بہت بڑے کارخانہ کی تعمیر شروع کر رہی ہے۔ اس کارخانے میں ۲۰۰۰ ٹن سالانہ شکر تیار ہو گی۔ کارخانے کے لئے ایک سو ایکڑ زمین حاصل کر لی گئی ہے۔ یہ ایک کروڑ ۲۵ لاکھ روپے کے سرمایہ سے جاری کیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی چھ ہزار ایکڑ زمین میں ایک زراعتی فارم قائم کیا جا رہا ہے جس میں گنے کی کاشت کی جائے گی۔ علاوہ ازیں اس میں کارخانے کے ملازمین کے لئے اور عمدہ بیج وغیرہ مہیا کرنے کی غرض سے ۷۵ ہزار من غلہ بھی پیدا ہو گا۔

ہندوستان اور پاکستان کے درمیان دوسرے ٹیسٹ میچ کا پہلا دن

بغداد الجدید ۱۵ جنوری ہندوستان اور پاکستان کے درمیان دوسرے ٹیسٹ میچ کے پہلے دن ہندوستانی ٹیم نے کھیل ختم ہونے تک ۱۸۵ رن بنائے اور اس کے سات کھلاڑی آؤٹ ہوئے۔

نئے امریکی سفیر برائے ہندوستان کی نامزدگی

واشنگٹن ۱۵ جنوری۔ حکومت امریکہ ہندوستان کے لئے نئے امریکی سفیر کے طور پر مسٹر جان شرمن کوپر کو نامزد کرنے کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔ پہلے وہ ری پبلکن پارٹی کی طرف سے سینٹ کے ممبر تھے۔ علاوہ ازیں سینٹ کی تعلقات خارجہ کمیٹی کی رکنیت بھی انہیں ایک عرصہ تک حاصل رہی۔ گذشتہ انتخابات میں وہ کامیاب نہیں ہو سکے۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر کوپر نے یہ نیا عہدہ قبول کرنے پر آمادگی ظاہر کر دی ہے۔

سفید لوگوں کیلئے علیحدہ علاقوں کی تعیین

جنوبی افریقہ کی حکومت عنقریب اعلان شائع کریگی

جوہنسبرگ ۱۵ جنوری۔ جنوبی افریقہ کی حکومت عنقریب بعض شہروں میں ان علیحدہ علاقوں کے متعلق اعلان کرنے والی ہے جو اس کی رو سے قانون سفید فام لوگوں کے لئے مخصوص ہوں گے۔ یہ علاقے جوہنسبرگ کے قرب و جوار میں مغرب کی جانب صوفیہ اور مارٹن ڈیل نامی بستیوں پر مشتمل ہوں گے۔ ان علاقوں میں قریباً ۶۰ ہزار رنگدار نسل کے لوگ رہتے ہیں انہیں نئے قصبوں میں منتقل کر دیا جائیگا جہاں حکومت کی طرف سے نئے مکانات تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ علیحدہ علاقوں کی تعیین کے سلسلے میں حکومت کا یہ پہلا اعلان ہو گا۔

کرنل عابد حسین کو خوراک کا محکمہ سونپ دیا گیا

کراچی ۱۵ جنوری۔ کرنل عابد حسین کو جنہیں حال ہی میں مرکزی کابینہ میں وزیر مقرر کیا گیا تھا۔ محکمہ خوراک کا چارج دیا گیا ہے۔ چنانچہ آپ مرکزی وزیر خوراک کے طور پر اپنے فرائض سر انجام دیں گے۔

↑

لیڈروں نے جماعت احمدیہ کے اس مقابلہ کو سراہا اور اعتراف کیا کہ فی الواقع مسلمانوں میں اسلام کی خدمت کرنے والی صرف احمدی جماعت ہے۔

عیسائیوں نے غصہ میں آ کر ہمارے اس مضمون کے خلاف عدالت عالیہ میں اپیل دائر کی کہ مضمون واپس لیں اور معافی مانگیں یا پھر ہم مقدمہ چلائیں گے۔ چنانچہ عدالت عالیہ نے ہمیں بلوایا اور سوا چار گھنٹے متواتر عیسائیوں کے سوالات و اعتراضات کے جوابات دریافت کرتے رہے۔ آخر میں جج نے کہا کہ آج مجھے سوالات کے کئی جوابات نئے نئے پہلوؤں سے معلوم ہوئے ہیں۔ میں یہ سب جوابات عیسائیوں کے سامنے رکھ دیتا ہوں۔ ان کی مرضی ہے مقدمہ چلائیں یا خاموش رہیں۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ وہ کسی طرح مقدمہ چلائیں تاکہ سارے دلائل دنیا کے سامنے آ جائیں اور اخبارات میں شائع ہوں۔

لیکن وہ اب تک خاموش ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ انڈونیشیا اپنے ملک کی حکومت کے عمائدین مثلاً پریذیڈنٹ۔ نائب پریذیڈنٹ۔ وزراء۔ گورنروں۔ فوجی کمانڈروں اور محکموں کے دیگر بڑے بڑے افسروں سے اچھے تعلقات رکھتی ہے۔ چنانچہ گذشتہ سال سالانہ کانفرنس کے موقعہ پر پریذیڈنٹ۔ نائب پریذیڈنٹ۔ وزراء مغربی جاوا۔ کمانڈر انچیف بری۔ کمانڈر انچیف ہوائی کی طرف سے مبارکباد کی تاریں موصول ہوئیں۔ بلکہ ایک موقعہ پر جبکہ خاکسار نے قرآن مجید کا ڈچ ترجمہ پریذیڈنٹ صاحب کی خدمت میں پیش کیا تو آپ احمدیت کے خصوصی مسائل کے متعلق آدھ گھنٹہ تک میرے ساتھ تفصیلاً گفتگو فرماتے رہے۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب مبلغین اور جماعت کے دوستوں کو توفیق دے کہ صحیح طریق پر پیغام حق کو پہنچائیں اور ہم سب کا انجام بخیر ہو۔ آمین

امریکہ کی ری پبلکن اور ڈیموکریٹک پارٹیوں سے متحدہ محاذ بنانے کی اپیل

امریکہ اس وقت عظیم خطرات میں گھرا ہوا ہے۔ مسٹر جان فاسٹر ڈلس کا بیان

واشنگٹن ۱۵ جنوری۔ امریکی وزیر خارجہ جان فاسٹر ڈلس نے کانگرس کی دو بااثر پارٹیوں "ری پبلکن پارٹی" اور "ڈیموکریٹک پارٹی" سے اپیل کی ہے کہ وہ موجودہ خطرات کے پیش نظر باہم ایک متحدہ محاذ کی شکل اختیار کر لیں۔ انہوں نے گذشتہ جمعرات کو سینٹ کی تعلقات خارجہ کمیٹی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت امریکہ کو بڑے بڑے خطرات درپیش ہیں اور بعض مقامات پر تحفظ کا امکان اس قدر معمولی ہے کہ اگر ہم نے اس وقت متحدہ محاذ قائم نہ کیا تو کوئی تعجب نہیں کہ یہ معمولی سا امکان بھی ختم ہو کر رہ جائے۔ انہوں نے کہا البتہ ہند چینی میں حالات کا رجحان پہلے کی نسبت اب کسی قدر ہمارے حق میں ہے۔ مغربی جرمنی کو دوبارہ مسلح کرنے کے بارے میں معاہدہ پیرس کی توثیق کے امکانات کے متعلق بھی انہوں نے حوصلہ افزا خیالات کا اظہار کیا۔